نابالغ بچہ ایصالِ ثواب کر سکتا ہے یا نہیں؟

ریفرنس نمبر: Pin 6200 تاریخ: 27-06-2019

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر نابالغ بچے نے قرآنِ پاک کی تلاوت کی، توکیاوہ بھی اس کا ثواب کسی دوسرے کو ایصال کر سکتا ہے؟ کیونکہ بعض اوقات ختم پڑھنے کے لیے بچے گھروں میں جاتے ہیں، تو ان میں نابالغ بچے بھی ہوتے ہیں اور وہ بھی تلاوت کا ثواب دوسروں کو ایصال کر دیتے ہیں، کیاان کا ایصالِ ثواب کرنادرست ہے؟

سائل: محمد عمر خیام (ٹیکسلا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب

نابالغ بچے یا بچی نے اگر نماز پڑھی یا قرآنِ پاک کی تلاوت کی یااس کے علاوہ کوئی بھی نیک کام کیا، تو وہ بھی بالغ افراد کی طرح اس کا ثواب دوسروں کو ایصال کر سکتے ہیں۔ تفصیل اس مسئلہ کی یہ ہے کہ نابالغ پر اگرچہ عبادات واجب نہیں، مگر جب وہ عبادت کرتا ہے، تو اسے عبادت کا ثواب ملتا ہے اور شریعتِ مطہرہ کا اصول ہے کہ ہر شخص (چاہے بالغ ہو یا نابالغ وہ) اپنی عبادات پر حاصل ہونے والا ثواب دوسروں کو ایصال کر سکتا ہے، لہذا نابالغ کا قرآنِ پاک کی تلاوت وغیرہ کا ثواب دوسروں کو ایصال کرنادرست ہے۔

مزید یہ بھی یاد رہے کہ شریعت مطہرہ نے نابالغ کو جن تصرفات سے منع کیا ہے، ان سے مراد ایسے تصرفات ہیں، جن میں نابالغ کا نقصان ہو، جیسے قرض دینا یا نقصان کا احتمال ہو، جیسے خرید و فروخت کرنا، ان کے

علاوہ ایسے تصرفات جن میں نقصان یا نقصان کا احتمال نہ ہو، بلکہ محض فائدہ ہی ہو، تو شریعت ان تصرفات سے نابالغ کو منع نہیں کرتی، کیونکہ نابالغ کو اگر ان تصرفات سے بھی روک دیا جائے، تو یہ اس پر شفقت نہیں، بلکہ ایسا کرنا خلافِ شفقت اور نقصان کا باعث ہے۔ اب اس تفصیل کے بعد دیکھا جائے، تو ایصالِ ثواب کرنے میں نابالغ کا کوئی نقصان نہیں اور نہ ہی نقصان کا کوئی احتمال ہے، بلکہ فائدہ ہی فائدہ ہے، کیونکہ ایصالِ ثواب کرنے سے ثواب کم نہیں ہوتا، بلکہ بڑھتا ہے، لہذا اس اعتبار سے بھی نابالغ اپنی نیکیوں کا ثواب دوسروں کو ایصال کر سکتا ہے۔

نابالغ کی عبادات درست ہیں اور اسے ان کا ثواب بھی ملتا ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم اور سننِ نسائی وغیرہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: واللفظ لمسلم: ”لقي ركبا بالروحاء، فقال: من القوم؟ قالوا: المسلمون، فقالوا: من انت؟ قال: رسول اللہ، فرفعت اليه امراة صبيا، فقالت: الهذا حج؟ قال: نعم! ولك اجر“ ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم روحاء کے مقام پر کسی قافلہ سے ملے، تو ارشاد فرمایا: تم کس قوم سے تعلق رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم مسلمان ہیں، پھر انہوں نے عرض کی کہ آپ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: اللہ کا رسول ہوں۔ پس ایک عورت بچے کو اٹھائے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی: کیا اس بچے کا بھی حج ہو سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں! اور تجھے بھی ثواب ملے گا۔

(الصحیح لمسلم، کتاب الحج، باب صحۃ حج الصبی واجر من حج بہ، ج 1، ص 431، مطبوعہ کراچی)

اس حدیث پاک کے تحت عمدۃ القاری میں ہے: ”ان المراد ان ذلك بسبب حملها له وتجنيبها اياه ما يجتنبه المحرم واستدل به بعضهم على ان الصبي يثاب على طاعته ويكتب له حسناته وهو قول اكثر اهل العلم“ ترجمہ: اس سے مراد یہ ہے کہ بیشک عورت کو بچہ اٹھانے اور مُحرِم کو جن چیزوں سے بچنے کا حکم ہے، ان سے بچے کو بچانے کی وجہ سے ثواب دیا جائے گا۔ بعض علماء نے اس حدیث کی بناء پر یہ

استدلال کیا ہے کہ بچے کو طاعت (نیک کام) پر ثواب ملتا ہے اور اس کی نیکیاں لکھی جاتی ہیں، یہی اکثر اہلِ علم کا قول ہے۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج 7، ص 553، مطبوعہ ملتان)

الاشباہ والنظائر میں ہے:"وتصح عباداته وان لم تجب علیه واختلفوا في ثوابها والمعتمد انه له وللمعلم ثواب التعلیم وکذا جمیع حسناته"ترجمہ:بچے پر اگرچہ عبادات واجب نہیں، لیکن (اگر وہ عبادات کرتا ہے، تو) اس کی عبادات درست ہیں اور اسے عبادات کا ثواب ملنے یا نہ ملنے کے بارے میں اختلاف ہے اور معتمد قول یہ ہے کہ اسے ثواب ملتا ہے اور معلم کو بھی تعلیم کا ثواب ملے گا، یہی حکم بچے کی تمام نیکیوں کا ہے۔ (الاشباہ والنظائر، ص 264، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اپنی عبادات کا ثواب دوسروں کو پہنچانے کے متعلق البنایہ شرح ہدایہ میں ہے:"(الاصل فی ھذا الباب ان الانسان له ان یجعل ثواب عمله لغیره)۔۔ یعني سواء کان جعل ثواب عمله لغیره(صلاۃاو صوما او صدقة او غیرها)کالحج وقراءة القران والاذکار وزیارة قبور الانبیاء والشهداء والاولیاء والصالحین وتکفین الموتی وجمیع انواع البر" ترجمہ:اس باب میں قاعدہ یہ ہے کہ انسان کے لیے اپنے عمل کا ثواب کسی دوسرے کو پہنچانا، جائز ہے، اب برابر ہے کہ انسان جس عمل کا ثواب دوسرے کو پہنچا رہا ہے، وہ نماز ہو، روزہ ہو، صدقہ ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور عمل ہو، جیسے حج، قراءتِ قرآن، ذکر و اذکار اور انبیاء، شہداء، اولیاء اور صالحین کی قبروں کی زیارت، مردوں کی تکفین اور ہر قسم کی نیکیاں (ان کا ثواب دوسروں کو ایصال کر سکتا ہے)۔

(البنایہ شرح ھدایہ، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ج 4، ص 422، مطبوعہ کوئٹہ)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:"اقول وباللہ التوفیق صبی عاقل از ہر گونہ تبرع محجور نیست، منشائے حجر ہمیں ضرر ست ولو فی الحال کما فی القرض ولو بالاحتمال کمافی البیع آنجا کہ ہیچ ضرر نیست در حجر نظر نیست بلکہ خلاف نظر و عین اضرار ست کہ بمشابہ الحاق او بجماد واحجار ست"ترجمہ: میں کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق سے کہتا

ہوں: عاقل بچہ ہر طرح کے تصرف سے مجور نہیں، حجر کا منشا یہی ضرر ہے، اگر چہ فی الحال نقصان ہو، جیسے قرض دینے میں یا اس کا احتمال ہو، جیسے بیع میں اور جہاں کوئی ضرر نہیں، وہاں حجر میں نظر اور بچہ کی رعایت نہیں، بلکہ یہ خلاف نظر اور بعینہ ضرر رسانی ہے، کہ گویا اسے جماد اور پتھر سے لاحق کر دینا ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج 9، ص 632، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مزید ارشاد فرماتے ہیں: "بالجملہ اہدائے ثواب ہمچو روشن کردن چراغ از چراغ ست کہ ازیں چراغ چیزے نہ کاہد وہ چراغ دیگر روشنائی یابدو شک نیست کہ صبی از ہمچو تبرّع زنہار محجور نیست بلکہ چراغ افروختن نیز نظیر او نتوان شد کہ آنجار اگر از چراغ چیزے کم نشود فزوں ہم نشود و اینجا ثواب واہب یکے دہ می شود ﴿وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وٰسِعٌ عَلِیْمٌ﴾ ترجمہ: مختصر یہ کہ ثواب ہدیہ کرنا ایسا ہے، جیسے چراغ سے چراغ جلانا کہ اس چراغ سے کچھ کم نہیں ہوتا اور دوسرے چراغ کو روشنی مل جاتی ہے اور بلاشبہ بچہ اس طرح کے تبرع سے ہر گز مجور نہیں، بلکہ چراغ جلانا بھی اس کی نظیر نہیں ہو سکتی کہ وہاں اگر چراغ سے کچھ کم نہیں ہوتا، تو کچھ زائد بھی نہیں ہوتا اور یہاں ہبہ کرنے والے کا ثواب ایک کا دس ہو جاتا ہے "اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے اور اللہ وسعت والا، علم والا ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج 9، ص 638 تا 639، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

مزید ارشاد فرماتے ہیں: "بمثل فرض کن اگر در محسوس نیز صورتے ہمچناں یافتہ شدے کہ صبی درہمی دہد و آں درہم ہم بموہوب لہ رسد و ہم بدست صبی برقرار ماند و یکے دہ گرد د آیا معقول بود کہ شرع مطہر صبی را از ہمچو تصرف باز داشتے حاش اللّٰہ حجر برائے نظر ووضع ضرر است نہ بہر دفع نفع والحاق بحجر این ست دریں مسئلہ طریق نظر" ترجمہ: بطورِ مثل فرض کیجئے کہ اگر عالم محسوس میں بھی کوئی ایسی صورت ہوتی کہ بچہ ایک درہم دے وہ درہم موہوب لہ کے پاس بھی پہنچے اور بچے کے ہاتھ میں بھی برقرار رہے اور ایک کا دس ہو جائے، تو کیا یہ

متصور تھا کہ شرع مطہر بچے کو ایسے تصرف سے روک دیتی؟ حاشاللہ! حجر ضرر دور کرنے پر نظر کے لیے ہے، نفع دور کرنے اور حجر (پتھر) سے لاحق کرنے کے لیے نہیں ہے۔ یہ اس مسئلہ میں طریق نظر ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج9، ص639، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــه

مفتی محمدقاسم عطاری

23شوال المکرم1440ھ27جون2019ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے
آفیشل پیج daruliftaahlesunnat/ اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے